خطبہ جمعہ

بعنوان

فتنوں کی پہچان اور اُن کا سدّ باب (1)

سلسلة منبر الحكمة

235

بتاریخ: 29 جنوری 2021
بمطابق: ١٥ جمادى الثانية ١٤٤٢ ھج

به اهتمام

الحکمۃ انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اهم نكات

① ...... فتنہ کا معنیٰ و مفہوم
② ......فتنوں کا آغاز اور دورِ فتن کی پیش گوئی
③ ......فتنوں کی اقسام
④ ......فتنہ شبہات کی صورتیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدیٰ وَدِیْنِ الْحَقِّ، لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وکفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا، وأشْھَدُ أن لَا إلٰہَ إلّا اللّٰہُ وَحْدَہ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَأشْھَدُ أنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا ؛ أمّا بَعْدُ!

﴿فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ﴾ [آل عمران:07]

﴿وَحَسِبُوْۤا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَ صَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَ صَمُّوْا كَثِیْرٌ مِّنْهُمْ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا یَعْمَلُوْنَ﴾ [المائدۃ:71]

﴿وَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَّ اَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ﴾ [الانفال:28]

تمهيد

فتنوں کے دور میں سب سے خطرناک ایمان سوز فتنے ہیں؛ کیونکہ ایک مسلمان کے لیے سب سے قیمتی چیز ایمان کی دولت ہے،اسی لیے احادیث میں فتنہء دجال کو بڑا فتنہ قرار دیا گیا؛ کیونکہ وہ ایمان کے لیے سب سے خطرناک ہوگا۔

اسلام دشمن عناصر ہر محاذ پر اسلامی تعلیمات کو مسخ کرنے اور اسلام میں نقب لگانے کی کوشش میں سرگرم ہیں۔جس کی وجہ سے عام مسلمان اِن فتنوں کا شعوری و غیر شعوری طور پر شکار ہو جاتے ہیں۔اس لیے ضروری ہے کہ ان تمام فتنوں کو سمجھا جائے،اُن کے متعلق آگاہی حاصل کی جائے اور پھر ان سے بچنے کی بھرپور کوشش کی جائے۔

اسلامی تہذیب واقدار کے خلاف منظم طریقے سے سیکولرازم،لبرل ازم اور کفر والحاد اس قدر تیزی سے پھیلایا جا رہا ہے کہ الامان والحفیظ! لہٰذا آج کے پرآشوب اور پُرفتن دور میں شرعی رہنمائی ہونا ضروری ہے تاکہ ہم فتن سے بچ کر نیکی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کے کاموں پر استقامت اور عزیمت کی راہ کو اختیار کر سکیں۔

اسلام میں فتنہ کا مفہوم زیادہ تر باہمی فساد، خانہ جنگی اور ایسی دگرگوں صورتِ حال پر بولا گیا ہے جب حق و باطل میں فرق کرنا مشکل ہو جائے اور اخلاق و اعمال کی سطح اس قدر گر جائے کہ معاملات اُلجھتے چلے جائیں۔

فتنے کیوں رونما ہوتے ہیں؟

فتنہ اللہ کی آزمائش ہے، اس میں اللہ کی حکمت کارفرما ہوتی ہے۔ یہ خالق کی طرف سے بندوں کا امتحان ہے اور دورِ فتن میں اللہ کے مخلص بندے کھوٹے لوگوں سے الگ ہو جاتے ہیں۔

تَــمحیص: (پاک وصاف رہنے) کا عمل بہت ضروری ہے، کیونکہ جنت میں کوئی کھوٹا انسان داخل نہیں ہوسکتا۔ توبہ، استغفار اور نیکی پر استقامت تمحیص کے مراحل ہیں۔ نیک اعمال گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔ دنیا کی زندگی میں تمحیص فتنہ کی صورت میں ہے۔ قبر کا عذاب بھی، میدان محشر بھی اور جہنم کا عذاب بھی سب تمحیص کی صورتیں ہیں۔

اگر دورِ حاضر میں رونما ہونے والے یا قدیم دور کے فتنوں کا جائزہ لیں، تو وہ تدریجاً ہمیں تباہی کی طرف دھکیل رہے ہیں اور انجام کار بربادی کے سوا کچھ نہیں، بس خوش نصیب وہ شخص ہے جو آزمائش میں کامیاب ہو گیا۔

اس لحاظ سے فتن کا وقوع امتحان میں کامیاب ہونے کا بہت بڑا سبب ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَإِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ * وَ إِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ﴾ [الاعراف:202]

"یقیناً جو لوگ ڈر گئے، جب انھیں شیطان کی طرف سے کوئی (برا) خیال چھوتا ہے وہ ہشیار ہو جاتے ہیں، پھر اچانک وہ بصیرت والے ہوتے ہیں۔ اور جو لوگ ان (شیطانوں) کے بھائی ہیں وہ انھیں گمراہی میں بڑھاتے رہتے ہیں، پھر وہ کمی نہیں کرتے۔"

فتنہ کا معنٰی ومفہوم:

قرآنِ کریم میں "**فتنه**" کئی معانی میں استعمال ہوا ہے، جو کہ درج ذیل ہیں:

بمعنٰی کفر، آزمائش، دنیوی عذاب، قتل کرنا، راہ راست سے روکنا، گمراہی وضلالت، معذرت کرنا، مسلط کرنا وغیرہ۔

فتنہ کا لغوی معنٰی ہے:

(إِدْخَالُ الذَّهَبِ فِيْ النَّارِ لِتَظْهَرَ جَوْدَتُهٗ مِنْ رَدَاءِ تِهٖ)

"سونے کو آگ میں ڈالنا، تاکہ خالص سونا کھوٹے سے الگ ہو جائے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

المفردات للامام الراغب الاصبھانی، ص: 327

فتن کا آغاز

امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے رازدانِ رسول اللہ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم میں سے فتنہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کس کو یاد ہے؟ تو سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے ایسے ہی یاد ہے جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ، تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ، وَالأَمْرُ وَالنَّهْيُ))

''انسان کا وہ فتنہ جو اس کے گھر بار، مال و اولاد اور اِس کے ہمسائیوں میں ہوتا ہے، اِسے تو نماز، روزہ، صدقہ وخیرات، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مٹا دیتا ہے۔''

لیکن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میری مراد یہ فتنے نہیں بلکہ ایسے فتنے ہیں:

((وَلَكِنِ الْفِتْنَةُ الَّتِي تَمُوْجُ كَمَا يَمُوْجُ الْبَحْرُ))

''میں تو اس فتنہ کی بات کر رہا ہوں جو سمندر کی موجوں کی طرح اُٹھے گا۔''

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا:

((إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا))

''بے شک آپ کے اور اُن فتنوں کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔''

امیر المؤمنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پھر پوچھا:

((أَيُكْسَرُ أَمْ يُفْتَحُ؟)) ''کیا وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا یا کھولا جائے گا۔''

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

((يُكْسَرُ)) ''وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا۔''

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا:

((إِذًا لَا يُغْلَقَ أَبَدًا)) ''پھر تو وہ دروازہ کبھی بند نہیں کیا جاسکتا۔''

اِس حدیث کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جانتے ہیں کہ وہ دروازہ کون ہے؟ تو سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بالکل وہ اسی طرح جانتے ہیں جس طرح اس رات کے بعد آنے والے دن پر یقین ہے۔ سیدنا مسروق تابعی رحمۃ اللہ علیہ نے سوال کیا کہ وہ بند دروازہ ون ہے؟ تو سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ سیدنا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔
صحیح البخاری:525

دورِ فتن کی پیشین گوئی

یہ فتنوں کا زمانہ ہے، ایک فتنہ ختم ہوتا نہیں کہ دوسرا سر اُٹھا لیتا ہے۔ گویا دنیا دارُالفتن بن چکی ہے۔ اِس لیے پیغمبر اکرم ﷺ نے اپنی اُمت کو ان فتنوں سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ایک ایسا دور آئے گا کہ بس فتنے ہی باقی رہ جائیں گے، جیسا کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا بَلَاءٌ وَفِتْنَةٌ))

''دنیا میں صرف فتنہ اور آزمائش ہی باقی رہ جائے گی۔''

[صحیح] سنن ابن ماجه:4035

☆......سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي))

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق سوال کیا کرتے تھے جب کہ میں شر کے بارے سوال کرتا تھا اس اندیشے کے پیش نظر کہ مبادا میں اس کا شکار ہو جاؤں۔''

صحیح البخاری:3606

☆......سیدنا زبیر بن عدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے حجاج بن یوسف کے طرزِ عمل کی شکایت کی، تو انھوں نے کہا:

((اصْبِرُوا، فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ، حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ))

''صبر کرو، کیونکہ تم پر جو زمانہ بھی آتا ہے، اس کے بعد آنے والا وقت اس سے بھی زیادہ برا ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو۔ میں نے یہ حدیث تمہارے نبی ﷺ سے سنی ہے۔''

صحیح البخاری:7068

☆......سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ سب سے **بدترین فتنہ** کیا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''جب تمھارے سامنے حق و باطل کو پیش کیا جائے اور تمھیں یہ معلوم ہی نہ ہو سکے کہ اس میں سے کس کی پیروی کرنی ہے؟''

مصنف لابن أبی شیبة :38565

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فتنوں کی اقسام

فتنوں کی بنیادی طور پر دو اقسام ہیں:

①......**شبہات** کا فتنہ۔②...... **شھوات** کا فتنہ

شبہات کا فتنہ سب سے سنگین ہے، کیونکہ شہوات اور بے حیائی کے فتنون سے توبہ واستغفار ممکن ہے لیکن شبہات کے فتنوں سے واپسی بہت مشکل ہے۔

......**فتنہ شبہات کا مفہوم:**

اس سے مراد ایسے فتنے ہیں جو ایمان کے لیے مہلک ہیں، مثلاً: وجودِ باری تعالیٰ کا انکار، دہریت کا باطل نظریہ۔ تقدیر پر شبہات اور عقیدہ آخرت کے متعلق غلط فہمیاں وغیرہ۔

اس خطبہ جمعہ میں فتنہ شبہات کی چند صورتیں تفصیلاً زیر بحث لائی جائیں گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

فتنہ شبہات کی صورتیں

①......الحاد کا فتنہ:

فتنہ الحاد: الحاد کا معنی راہِ راست سے ہٹ جانا، حق سے منحرف ہو کر غلط قسم کی تاویلیں کرنا، اور دین و مذہب سے بے زاری اختیار کرنے کا نام ہے۔

شریعت کو عقلی اصول کی روشنی میں سمجھنا بھی الحاد اور اعتزال ہے۔ جو کہ غیر اسلامی فکر اور آج کے دور کا بڑا فتنہ ہے۔ عقل تفہیمِ دین کے لیے معاون ہے، شریعت ساز نہیں۔ عقل وحی کے تابع ہے نہ کہ شریعت پر حاکم۔ للہذا شریعت کو دینی اصولوں کی روشنی میں سمجھنا منہج سلف وصالحین ہے۔

ہمیشہ سے مذہب بیزار لوگ دین کے نام پر مرضی کا مفہوم نکالنے کی کوشش کرتے ہیں، جس سے دین اور اہل دین پر طعن کرنا ان کا مقصد ہوتا ہے۔ یہ لوگ خبثِ باطن کی وجہ سے حق سے منحرف ہوکر دینی احکام کے بارے غلط تاویلیں کرتے، اسلامی شعائر اور اسلام کے مُسلّمات کا استہزاء وتمسخر اُڑاتے ہیں۔

ایسے عناصر سے علمی وفکری طور پر آگاہ رہنا اور عام مسلمان کو باخبر رکھنا ضروری ہے۔ **فتـــنہ الحاد** کا لازمی نتیجہ اباحیت پسندی یعنی حلال وحرام کا فرق ختم کرکے اپنی مرضی اور خواہش پرستی کی زندگی جینا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ فَلَا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

﴿تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ﴾ [فاطر:08]

''تو کیا وہ شخص جس کے لیے اس کا برا عمل مزین کردیا گیا تو اس نے اسے اچھا سمجھا (اس شخص کی طرح ہے جو ایسا نہیں؟) بیشک اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، سو تیری جان ان پر حسرتوں کی وجہ سے نہ جاتی رہے۔ بے شک اللہ اسے خوب جاننے والا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔''

②......دہریت (وجودِ باری کے انکار) کا فتنہ:

اللہ کے لیے حمد وستائش ہے جس نے ہمیں عدم سے وجود بخشا، ہماری تخلیق کر کے زندگی کی نعمت عطا فرمائی۔ اُسی نے زندگی اور موت کو پیدا کیا ہے، پھر مرنے کے بعد آخرت میں حساب کے لیے دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر مطلق ہے، وہی ہر چیز کا خالق، مالک، وارث اور معبودِ برحق ہے۔

تمام انبیاء اور رسولوں نے کوئی منطقی و فلسفی بحث نہیں چھیڑی، بلکہ انسانوں کی فطرت کو جھنجوڑتے ہوئے یہ پیغام دیا کہ ہر شخص سمجھتا ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی چیز حتیٰ کہ سوئی یا کوئی کھلونا بھی بنانے والے کے بغیر نہیں بنتا۔ لیکن تم عاقل و بالغ ہو کر اپنے خالقِ حقیقی کے متعلق شک کرتے ہو؟ جس نے اتنے عظیم آسمان و زمین اور نظامِ کائنات کو وجود بخشا۔ حالانکہ اللہ کے بارے میں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَفِی اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ﴾ [ابراهيم:10]

''کیا اللہ کے بارے میں کوئی شک ہے، جو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے؟''

☆......ظاہر ہے کہ جب ہر چیز اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی ہے تو عبادت بھی اُسی کا حق ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے معبود برحق ہونے کی دلیل کے طور پر اپنے ہر چیز کے خالق ہونے کو قرآن مجید میں تکرار کے ساتھ بیان کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ وَّكِيلٌ﴾ [الزمر:62]

''اللہ ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔''

☆......درج ذیل آیت کریمہ میں دہریت اور مادیت کی حقیقت کو مکمل طور پر کھول کر رکھ دیا گیا ہے۔ مشرکین مکہ اور آج کے دہریت پسند یہی دلیل پیش کرتے ہیں کہ کائنات تو مادہ سے بنی ہے اور اس کی ہر چیز اسی قانون کے تحت چل رہی ہے پھر زندہ اور ختم ہو رہی ہے۔

﴿وَقَالُوْا مَا هِیَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ﴾ [الجاثية:24]

''اور انھوں نے کہا ہماری اس دنیا کی زندگی کے سوا کوئی (زندگی) نہیں، ہم (یہیں) جیتے اور مرتے ہیں اور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہمیں زمانے کے سوا کوئی ہلاک نہیں کرتا۔"

لیکن اللہ تعالیٰ نے اس نظریہ کو بے بنیاد قرار دیا، دہریت اور مادیت پسندی کے باطل نظریہ کا رد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ﴾ [الجاثية:24]

"حالانکہ انھیں اس کے بارے میں کچھ علم نہیں، وہ محض گمان کر رہے ہیں۔"

☆......اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنی وحدانیت، ربوبیت، قدرت اور توحید سمجھاتے ہوئے صاف الفاظ میں عقلی دلیل دیتے ہوئے فرمایا:

﴿اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَیْءٍ اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ﴾ [الطور:35]

"یا وہ کسی چیز کے بغیر ہی پیدا ہوگئے ہیں، یا وہ (خود) پیدا کرنے والے ہیں؟"

☆......شیطان مومن شخص کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے کہ ہر چیز کو اللہ نے پیدا کیا تو پھر اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب یہ خیال پیدا ہو تو اللہ کی پناہ مانگتے ہوئے ایمان کا اظہار کرنا چاہیے اور یہ الفاظ کہنے چاہیے: آمَنْتُ بِاللہ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَ لُوْنَ حَتّٰى يُقَالَ: هٰذَا خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ ، فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ؟ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ، فَلْيَقُلْ: آمَنْتُ بِاللهِ))

"ہمیشہ لوگ آپس میں سوال کرتے رہیں گے، یہاں تک کہ کوئی کہے گا: اللہ تعالیٰ نے تو سب کو پیدا کیا، مگر اللہ کو کس نے پیدا کیا...؟ پھر جو کوئی اس قسم کا شبہ دل میں پائے تو وہ کہے آمَنْتُ بِاللّٰہ میں اللہ پر ایمان لایا۔"

صحيح مسلم:134

③......صفات باری تعالیٰ میں تاویل کا فتنہ:

☆......اسماء وصفات میں الحاد، تاویل اور غلط معانی نکالنے کی کوشش کرنا۔ اسماء وصفات کو معانی سے خالی قرار دینا یا کیفیت معلوم کرنے کے شبہات میں پڑنا ایمان کے منافی ہے، ایسے لوگ کج روی کا شکار اور مشتبہات کی پیروی کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ﴾ [آل عمران:07]

"پھر جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ اس میں سے ان آیات کی پیروی کرتے ہیں جو کئی معنوں میں ملتی جلتی ہیں، فتنے کی تلاش کے لیے۔"

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دوسرے مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [الاعراف:180]

''اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں کے بارے میں سیدھے راستے سے ہٹتے ہیں، انھیں جلد ہی اس کا بدلہ دیا جائے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔''

☆...... اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات سے مماثلت کی نفی فرمائی ہے، کہ اُس کی ذات، صفات اور اسماء جیسا کوئی بھی نہیں، وہ اپنی ذات، اسماء وصفات اور افعال میں یکتا وتنہا ہے۔ مخلوقات میں کوئی بھی اُس کی مشابہت نہیں رکھتا، بلکہ وہ سمیع وبصیر کی صفات سے متصف بھی اپنی شان کے لائق ہے۔

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾ [الشوریٰ:11]

''اس کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔''

☆......صحابہ کرام اور ائمہ دین اسماء وصفات باری تعالیٰ میں زیادہ سوال وجواب، کیفیات اور تاویلات میں پڑنے سے منع کرتے تھے۔ اہل سنت والجماعت اور اسلاف امت کا اسماء وصفات کے متعلق عقیدہ ہے کہ انھیں ظاہری معنیٰ پر محمول کیا جائے، صفات کمال کو اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت کیا جائے، نقص وعیب والی صفات سے اللہ تعالیٰ کو پاک قرار دیا جائے، عقلیات اور کیفیات میں پڑنے سے گریز کیا جائے، جن کے متعلق تفصیل معلوم نہیں اُس بارے سوال نہ کیا جائے۔

امام مالک رحمہ اللہ سے کسی آدمی نے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے، لیکن اُس کی کیفیت کیا ہے؟ تو امام موصوف نے بڑے زوردار انداز سے جواب دیتے ہوئے فرمایا:

((الْكَيْفُ مِنْهُ غَيْرُ مَعْقُولٍ، وَالاسْتِوَاءُ مِنْهُ غَيْرُ مَجْهُولٍ، وَالْإِيمَانُ بِهِ وَاجِبٌ، وَالسُّؤَالُ عَنْهُ بِدْعَةٌ))

''اُس کی کیفیت معلوم کرنا معقول نہیں، اللہ تعالیٰ کا مستوی ہونا مجہول نہیں بالکل واضح ہے، اِس پر ایمان رکھنا واجب ہے اور اس کیفیت کے متعلق سوال کرنا بدعت ہے۔''

حلية الاولياء لابی نعيم الاصفهانی، 325/6

④......عقیدہ آخرت پر شیطانی وسوسے:

قیامت کا انکار کرنے والے، شکوک وشبہات میں مبتلا اور تکبر ونخوت کی وجہ سے عقیدہ آخرت کے منکر ذرا سوچیں کہ اُنھیں کس نے پیدا کیا ہے؟ جس ذات نے پہلی بار پیدا کیا وہی دوبارہ حیاتِ نو دینے پر قادر ہے۔

اگر انسان اپنی پیدائش پر غور کرلے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق ہرزہ سرائی نہ کرے۔ لیکن عقل سے وہی کام

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لیتا ہے جو اپنی تخلیق پر غور کرتا اور کائنات کے عجائبات میں قدرتِ الٰہی کے دلائل تلاش کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَوَلَمْ يَرَ الْاِنسَانُ اَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ❁ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ❁ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ﴾ [يسن:77، 78]

”تو کیا انسان نے دیکھا نہیں کہ ہم نے اسے ایک قطرہ سے بنایا ہے تو اب کھلا جھگڑنے والا یہ بن گیا ہے۔ اور اس نے ہمارے لیے ایک مثال بیان کی اور اپنی پیدائش کو بھول گیا، اس نے کہا کون ہڈیوں کو زندہ کرے گا، جب کہ وہ بوسیدہ ہوں گی؟“

☆......سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ عاص بن وائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ہڈی لے کر آیا اور اِسے اپنے ہاتھ سے مسل دیا، پھر کہنے لگا: کیا اِسے بھی زندہ کیا جائے گا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((نَعَمْ يُمِيتُكَ اللّٰهُ ثُمَّ يُحْيِيكَ ثُمَّ يُدْخِلُكَ نَارَ جَهَنَّمَ))

”ہاں، اللہ تعالیٰ تمہیں موت دے گا، پھر تمہیں زندہ کرے گا پھر تمہیں جہنم میں داخل کرے گا۔“

[اسناده صحيح] الاحاديث المختارة: 88/10، ح: 82

☆......سیدنا بُسر بن جحاش القرشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلی پر لعاب لگایا، پھر اپنی شہادت کی انگلی اس پر رکھی اور فرمایا: اللہ عزوجل فرماتے ہیں: اے ابن آدم!

((أَنَّى تُعْجِزُنِي ابْنَ آدَمَ وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ مِثْلِ هٰذِهِ ، فَإِذَا بَلَغَتْ نَفْسُكَ هٰذِهِ وَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ قُلْتَ: أَتَصَدَّقُ ، وَأَنَّى أَوَانُ الصَّدَقَةِ؟))

”تو مجھے کیسے عاجز کر سکتا ہے، حالانکہ میں نے تجھے اس جیسی چیز سے پیدا کیا ہے اور جب تیری جان یہاں پہنچ جاتی ہے (اور آپ نے اپنے حلق کی طرف اشارہ فرمایا) تو کہتا ہے، میں صدقہ کرتا ہوں، بھلا اب صدقے کا وقت کہاں؟“

[حسن] سنن ابن ماجه:2707

دوبارہ پیدا کرنے کے متعلق انکار، شک وشبہ یا اعتراض کرنے والوں کے عقلی ڈھکوسلے کا جواب دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِىْ اَنشَاَهَا اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ﴾ [يسن:79]

”آپ کہہ دیں! انھیں وہی زندہ کرے گا جس نے انھیں پہلی مرتبہ پیدا کیا اور وہ ہر طرح کا پیدا کرنا خوب جاننے والا ہے۔“

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اسی بات کو واضح کرتے ہوئے دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَهُوَ الَّذِیْ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِ﴾ [الروم:27]

''اور وہی ہے جو خلق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر اسے دوبارہ پیدا کرے گا اور وہ اِس پر زیادہ آسان ہے۔''

⑤......تقدیر کے عقیدہ پر شبہات:

تقدیر، تخلیقِ کائنات اور وجودِ اشیاء سے قبل ان کے بارے اللہ کے علم اور اسے لکھنے کا نام ہے۔

درج ذیل آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ تقدیر مخلوقات کی تخلیق سے پہلے ہی لکھی جا چکی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ﴾ [القمر:49]

''ہم نے ہر چیز تقدیر کے ساتھ پیدا کی ہے۔''

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿ لِتَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا﴾ [الطلاق:12]

''تاکہ تم جان لو کہ بیشک اللہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے اور یہ کہ بیشک اللہ نے یقیناً ہر چیز کو علم سے گھیر رکھا ہے۔''

☆......سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((کَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِیرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ یَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِینَ أَلْفَ سَنَةٍ ، قَالَ: وَعَرْشُهُ عَلَی الْمَاءِ))

''زمین و آسمان کی تخلیق سے پچاس ہزار سال قبل اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کی تقدیر لکھ دی تھی، نیز فرمایا: اللہ تعالیٰ کا عرش (ابھی) پانی پر تھا۔''

صحیح مسلم:2653

امام مطرف بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((لَوْ کَانَ الْخَیْرُ فِی کَفِّ أَحَدِنَا مَا اسْتَطَاعَ أَنْ یُفْرِغَه فِی قَلْبِهِ حَتّٰی یَکُونَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِی یُفْرِغُه فِیْ قَلْبِهِ))

''اگر ہم میں سے کسی کی مٹھی میں خیر ہو، تب بھی وہ اس وقت تک اپنے دل میں نہ ڈال پاتا، جب تک اللہ اس کے دل میں بھلائی نہ ڈال دیتا۔''

[اسنادہ صحیح] المصنف لابن ابی شیبة 480/13

امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ عقیدہ تقدیر کی وضاحت کرتے رقم طراز ہیں:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(أَسَاسُ كُلِّ خَيْرٍ أَن تَعْلَمَ أَنَّ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ)
''ہر خیر کی بنیاد یہ ہے کہ تم یقین کرلو کہ جو بھی اللہ نے چاہا وہی ہوا اور جو اللہ تعالیٰ نے ارادہ نہیں کیا وہ کام نہیں ہوا۔''

الفوائد للامام ابن القیم:97/1

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ تقدیر کے عقیدے کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
(مَنْ كَفَرَ بِالْقَدَرِ ، فَقَدْ كَفَرَ بِالْإِسْلَامِ ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ خَلْقًا فَخَلَقَهُمْ بِقَدَرٍ ، وَقَسَمَ الْآجَالَ بِقَدَرٍ ، وَقَسَمَ أَرْزَاقَهُمْ بِقَدَرٍ ، وَالْبَلَاءُ بِقَدَرٍ ، وَالْعَافِيَةُ بِقَدَرٍ)
''تقدیر کا منکر اسلام کا منکر ہے۔ اللہ نے مخلوق پیدا کی، تو انہیں تقدیر کے ساتھ پیدا کیا، انہیں زندگیاں تقسیم کیں، ان کے رزق تقسیم کیے اور ان کی تقدیر میں آزمائش و عافیت لکھی۔''

تقدیر کو گناہوں پر دلیل بنانا جہالت ہے

اللہ تعالیٰ کائنات کی ہر چیز کا خالق و مالک ہے، خیر و شر کو اُسی نے پیدا کیا، زمین و آسمان کی کوئی شے بھی اُس کے حکم کے بغیر حرکت نہیں کرتی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انسان کو اختیار دیا ہے کہ وہ خیر و شر میں سے جس راستے کا چاہے انتخاب کرلے، کسی پر کوئی زبردستی نہیں۔ انسانی اعمال کا خالق اللہ تعالیٰ اور فاعل خود انسان ہے، اور ہر انسان اپنے قول و فعل کا خود ذمہ دار اور جواب دہ ہے۔

☆......کفار اپنے شرک اور کفریہ کاموں کے جواز کے لیے اللہ تعالیٰ کی مشیت کا سہارا لیتے اور کہتے کہ اگر یہ شرک اور حرام کردہ اشیاء اللہ کی رضا کے خلاف ہوتیں تو ہم نہ کرتے اور ہمیں روک دیا جاتا۔ جب اللہ نے نہیں روکا تو گویا یہ سب کچھ ہم اس کی مشیت کے تحت کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:
﴿وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَ لَآ اٰبَآؤُنَا وَ لَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ﴾ [النحل:35]
''اور جن لوگوں نے شریک بنائے انھوں نے کہا اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم اس کے سوا کسی بھی چیز کی عبادت کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہم اس کے بغیر کسی بھی چیز کو حرام ٹھہراتے۔ اسی طرح ان لوگوں نے کیا جو ان سے پہلے تھے تو رسولوں کے ذمے صاف پیغام پہنچا دینے کے سوا اور کیا ہے؟''

☆......اس کے جواب کے لیے یہی کافی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ان کے شرک اور برے اعمال پر راضی ہوتا تو ان

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کاموں سے روکنے کے لیے نہ پیغمبر بھیجتا اور نہ کتابیں نازل کرتا۔

......اگر تقدیر لکھ دی گئی ہے تو پھر عمل کیوں؟

شیطان بندے کے دل میں یہ وسوسہ پیدا کرتا ہے کہ جب سب کچھ طے ہو چکا ہے، اہل جنت اور اہل جہنم کا فیصلہ بھی ہو چکا ہے، تو پھر اعمال کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ تم تو اللہ کی تقدیر کے پابند اور مجبور ہو۔

حقیقت میں یہ خیال محض شیطانی وسوسہ ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو تقدیر لکھی، وہ خالق کائنات کے عظیم اور وسیع ترین علم وحکمت کی بنیاد پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کو بخوبی علم ہے کہ کون کیا کرنے والا ہے؟ کون کافر ہوگا اور کون مسلم؟ کون بد بخت ہوگا اور کون خوش بخت؟۔ تقدیر اللہ تعالیٰ کے اسی علم کا نام ہے، باقی انسان کو عمل کرنے کے لیے زندگی میں پوری آزادی اور اختیار حاصل ہے، کسی پر کوئی زور زبردستی نہیں۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک جنازے میں تشریف فرما تھے۔ پھر آپ نے کوئی چیز لی اور اس سے زمین کریدنے لگے اور فرمایا:

((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ ، وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ))

''تم میں کوئی ایسا شخص نہیں جس کا جہنم کا ٹھکانا یا جنت کا ٹھکانا لکھا نہ جا چکا ہو۔''

صحابہ نے عرض کیا کہ اے اللہ رسول! تو پھر ہم اپنی تقدیر پر کیوں بھروسہ نہ کرلیں اور نیک عمل کرنا چھوڑ دیں۔

تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ ، أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ ، وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ))

''تم نیک عمل کرو، ہر شخص کو اُن اعمال کی توفیق دی جاتی ہے جن کے لیے اُسے پیدا کیا گیا، جو شخص نیک ہے، اُسے نیکوں کے عمل کی توفیق ملتی ہے اور جو بد بخت ہوتا ہے اسے بدبختوں کے عمل کی توفیق ملتی ہے۔

پھر آپ ﷺ نے بطور تصدیق اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان تلاوت فرمایا:

﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى﴾ [الليل:6]

''پس جس نے دیا، پرہیزگاری اختیار کی اور اچھی بات کی تصدیق کی۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خلاصہ خطبہ

بعنوان

فتنوں کی پہچان اور اُن کا سدّ باب

لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا ؛ أَمَّا بَعْدُ!

﴿فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهِ﴾
[آل عمران:07]

اسلام میں فتنہ کا مفہوم زیادہ تر باہمی فساد، خانہ جنگی اور ایسی دگرگوں صورتِ حال پر بولا گیا ہے جب حق و باطل میں فرق کرنا مشکل ہو جائے اور اخلاق و اعمال کی سطح اس قدر گر جائے کہ معاملات اُلجھتے چلے جائیں۔

اگر دورِ حاضر میں رونما ہونے والے یا قدیم دور کے فتنوں کا جائزہ لیں، تو وہ تدریجاً ہمیں تباہی کی طرف دھکیل رہے ہیں اور انجام کار بربادی کے سوا کچھ نہیں، بس خوش نصیب وہ شخص ہے جو آزمائش میں کامیاب ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ * وَ اِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِی الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ﴾ [الاعراف:202]

فتنہ کا معنیٰ و مفہوم:

قرآنِ کریم میں "**فتنہ**" کئی معانی میں استعمال ہوا ہے، جو کہ درج ذیل ہیں:

بمعنیٰ کفر، آزمائش، دنیوی عذاب، قتل کرنا، راہ راست سے روکنا، گمراہی و ضلالت، معذرت کرنا، مسلط کرنا وغیرہ۔

(اِدْخَالُ الذَّهَبِ فِیْ النَّارِ لِتَظْهَرَ جَوْدَتُهٗ مِنْ رَدَاءَتِهٖ)

المفردات للامام الراغب الاصبهانی، ص: 327

فتن کا آغاز

امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے رازدانِ رسول اللہ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم میں سے فتنہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی حدیث کس کو یاد ہے؟ تو سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے ایسے ہی یاد ہے جیسے کہ رسول اللہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ﷺ نے فرمایا:

((فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ، تُكَفِّرُهَا الصَّلاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ، وَالأَمْرُ وَالنَّهْيُ))

لیکن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میری مراد یہ فتنے نہیں بلکہ ایسے فتنے ہیں:

((وَلَكِنِ الْفِتْنَةُ الَّتِي تَمُوْجُ كَمَا يَمُوْجُ الْبَحْرُ))

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا:

((إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا))

امیر المؤمنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پھر پوچھا:

((أَيُكْسَرُ أَمْ يُفْتَحُ؟)) ''کیا وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا یا کھولا جائے گا۔''

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

((يُكْسَرُ)) ''وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا۔''

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا:

((إِذًا لَا يُغْلَقَ أَبَدًا)) ''پھر تو وہ دروازہ کبھی بند نہیں کیا جا سکتا۔''

صحيح البخاري:525

دورِ فتن کی پیشین گوئی

یہ فتنوں کا زمانہ ہے، ایک فتنہ ختم ہوتا نہیں کہ دوسرا سر اُٹھا لیتا ہے۔ گویا دنیا دارُ الفتن بن چکی ہے۔ اِس لیے پیغمبر اکرم ﷺ نے اپنی اُمت کو ان فتنوں سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا:

((لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا بَلَاءٌ وَفِتْنَةٌ))

[صحيح] سنن ابن ماجه:4035

☆......سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُوْنَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي))

صحيح البخاري:3606

☆......سیدنا زبیر بن عدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے حجاج بن یوسف کے طرزِ عمل کی شکایت کی، تو انہوں نے کہا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((اصْبِرُوا ، فَإِنَّهُ لا يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ ، حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ))
صحيح البخاری:7068

☆......سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ سب سے **بدترین فتنہ** کیا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
''جب تمھارے سامنے حق و باطل کو پیش کیا جائے اور تمھیں یہ معلوم ہی نہ ہو سکے کہ اس میں سے کس کی پیروی کرنی ہے؟''
مصنف لابن أبی شیبة :38565

فتنوں کی اقسام

فتنوں کی بنیادی طور پر دو اقسام ہیں:

①......**شبہات** کا فتنہ۔②......**شہوات** کا فتنہ

شبہات کا فتنہ سب سے سنگین ہے، کیونکہ شہوات اور بے حیائی کے فتنون سے توبہ واستغفار ممکن ہے لیکن شبہات کے فتنوں سے واپسی بہت مشکل ہے۔

......**فتنہ شبہات کا مفہوم:**

اس سے مراد ایسے فتنے ہیں جو ایمان کے لیے مہلک ہیں، مثلاً: وجودِ باری تعالیٰ کا انکار، دہریت کا باطل نظریہ۔ تقدیر پر شبہات اور عقیدہ آخرت کے متعلق غلط فہمیاں وغیرہ۔

اس خطبہ جمعہ میں فتنہ شبہات کی چند صورتیں تفصیلاً زیر بحث لائی جائیں گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

فتنہ شبہات کی صورتیں

① ......**الحاد کا فتنہ:**

فتنہ الحاد : الحاد کا معنی راہِ راست سے ہٹ جانا، حق سے منحرف ہو کر غلط قسم کی تاویلیں کرنا، اور دِین و مذہب سے بے زاری اختیار کرنے کا نام ہے۔

شریعت کو عقلی اصول کی روشنی میں سمجھنا بھی الحاد اور اعتزال ہے۔ جو کہ غیر اسلامی فکر اور آج کے دور کا بڑا فتنہ ہے۔ عقل تفہیم دین کے لیے معاون ہے، شریعت ساز نہیں۔ عقل وحی کے تابع ہے نہ کہ شریعت پر حاکم۔ لہٰذا شریعت کو دینی اصولوں کی روشنی میں سمجھنا منہج سلف وصالحین ہے۔

فتــنہ الحاد کا لازمی نتیجہ اباحیت پسندی یعنی حلال وحرام کا فرق ختم کر کے اپنی مرضی اور خواہش پرستی کی زندگی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جینا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ﴾ [فاطر:08]

②......دہریت (وجودِ باری کے انکار) کا فتنہ:

تمام انبیاء اور رسولوں نے کوئی منطقی و فلسفی بحث نہیں چھیڑی، بلکہ انسانوں کی فطرت کو جھنجوڑتے ہوئے یہ پیغام دیا کہ ہر شخص سمجھتا ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی چیز حتیٰ کہ سوئی یا کوئی کھلونا بھی بنانے والے کے بغیر نہیں بنتا۔لیکن تم عاقل و بالغ ہو کر اپنے خالقِ حقیقی کے متعلق شک کرتے ہو؟ جس نے اتنے عظیم آسمان و زمین اور نظامِ کائنات کو وجود بخشا۔ حالانکہ اللہ کے بارے میں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ﴾ [ابراهيم:10]

☆......ظاہر ہے کہ جب ہر چیز اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی ہے تو عبادت بھی اُسی کا حق ہے۔اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے معبود برحق ہونے کی دلیل کے طور پر اپنے ہر چیز کے خالق ہونے کو قرآن مجید میں تکرار کے ساتھ بیان کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيلٌ﴾ [الزمر:62]

☆......درج ذیل آیت کریمہ میں دہریت اور مادیت کی حقیقت کو مکمل طور پر کھول کر رکھ دیا گیا ہے۔مشرکین مکہ اور آج کے دہریت پسند یہی دلیل پیش کرتے ہیں کہ کائنات تو مادہ سے بنی ہے اور اس کی ہر چیز اسی قانون کے تحت چل رہی ہے پھر زندہ اور ختم ہو رہی ہے۔

﴿وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ﴾ [الجاثية:24]

لیکن اللہ تعالیٰ نے اس نظریہ کو بے بنیاد قرار دیا، دہریت اور مادیت پسندی کے باطل نظریہ کا رد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ﴾ [الجاثية:24]

☆......اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنی وحدانیت، ربوبیت، قدرت اور توحید سمجھاتے ہوئے صاف الفاظ میں عقلی دلیل دیتے ہوئے فرمایا:

﴿اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ﴾ [الطور:35]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

☆......شیطان مومن شخص کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے کہ ہر چیز کو اللہ نے پیدا کیا تو پھر اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب یہ خیال پیدا ہو تو اللہ کی پناہ مانگتے ہوئے ایمان کا اظہار کرنا چاہیے اور یہ الفاظ کہنے چاہیے: آمَنْتُ بِاللہ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا یَزَالُ النَّاسُ یَتَسَاءَ لُوْنَ حَتّٰی یُقَالَ: هٰذَا خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ ، فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ؟ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ، فَلْيَقُلْ:آمَنْتُ بِاللهِ))

صحیح مسلم:134

③......صفات باری تعالیٰ میں تاویل کا فتنہ:

☆......اسماء وصفات میں الحاد، تاویل اور غلط معانی نکالنے کی کوشش کرنا۔ اسماء وصفات کو معانی سے خالی قرار دینا یا کیفیت معلوم کرنے کے شبہات میں پڑنا ایمان کے منافی ہے، ایسے لوگ کج روی کا شکار اور مشتبہات کی پیروی کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ﴾ [آل عمران:07]

دوسرے مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِىْٓ اَسْمَآئِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [الاعراف:180]

☆......اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات سے مماثلت کی نفی فرمائی ہے، کہ اُس کی ذات، صفات اور اسماء جیسا کوئی بھی نہیں، وہ اپنی ذات، اسماء وصفات اور افعال میں یکتا وتنہا ہے۔ مخلوقات میں کوئی بھی اُس کی مشابہت نہیں رکھتا، بلکہ وہ سمیع وبصیر کی صفات سے متصف بھی اپنی شان کے لائق ہے۔

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَىْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾ [الشوریٰ:11]

☆......اہل سنت والجماعت اور اسلاف امت کا اسماء وصفات کے متعلق عقیدہ ہے کہ انھیں ظاہری معنیٰ پر محمول کیا جائے، صفات کمال کو اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت کیا جائے، نقص وعیب والی صفات سے اللہ تعالیٰ کو پاک قرار دیا جائے، عقلیات اور کیفیات میں پڑنے سے گریز کیا جائے، جن کے متعلق تفصیل معلوم نہیں اُس بارے سوال نہ کیا جائے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے کسی آدمی نے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے، لیکن اُس کی کیفیت کیا ہے؟ تو امام موصوف نے بڑے زوردار انداز سے جواب دیتے ہوئے فرمایا:

((اَلْكَيْفُ مِنْهُ غَيْرُ مَعْقُولٍ ، وَالِاسْتِوَاءُ مِنْهُ غَيْرُ مَجْهُولٍ ، وَالْإِيمَانُ بِهِ وَاجِبٌ ، وَالسُّؤَالُ عَنْهُ بِدْعَةٌ))

حلية الاولياء لابی نعيم الاصفهانی ، 325/6

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

④......عقیدہ آخرت پر شیطانی وسوسے:

قیامت کا انکار کرنے والے، شکوک وشبہات میں مبتلا اور تکبر ونخوت کی وجہ سے عقیدہ آخرت کے منکر ذرا سوچیں کہ اُنھیں کس نے پیدا کیا ہے؟ جس ذات نے پہلی بار پیدا کیا وہی دوبارہ حیاتِ نو دینے پر قادر ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَوَلَمْ يَرَ الْاِنسَانُ اَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ❋ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ❋ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ﴾ [يسن:77، 78]

☆......سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ عاص بن وائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ہڈی لے کر آیا اور اِسے اپنے ہاتھ سے مسل دیا، پھر کہنے لگا: کیا اِسے بھی زندہ کیا جائے گا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((نَعَمْ يُمِيتُكَ اللّٰهُ ثُمَّ يُحْيِيكَ ثُمَّ يُدْخِلُكَ نَارَ جَهَنَّمَ))

[اسناده صحيح] الاحاديث المختارة: 88/10، ح: 82

☆......سیدنا بُسر بن جحاش القرشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلی پر لعاب لگایا، پھر اپنی شہادت کی انگلی اس پر رکھی اور فرمایا: اللہ عزوجل فرماتے ہیں: اے ابن آدم!

((أَنَّى تُعْجِزُنِي ابْنَ آدَمَ وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ مِثْلِ هَذِهِ ، فَإِذَا بَلَغَتْ نَفْسُكَ هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ قُلْتَ: أَتَصَدَّقُ ، وَأَنَّى أَوَانُ الصَّدَقَةِ؟))

[حسن] سنن ابن ماجه:2707

دوبارہ پیدا کرنے کے متعلق انکار، شک وشبہ یا اعتراض کرنے والوں کے عقلی ڈھکوسلے کا جواب دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِیْ اَنشَاَهَا اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ﴾ [يسن:79]

اسی بات کو واضح کرتے ہوئے دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَهُوَ الَّذِیْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهٗ وَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ﴾ [الروم:27]

”اور وہی ہے جو خلق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر اسے دوبارہ پیدا کرے گا اور وہ اِس پر زیادہ آسان ہے۔“

⑤......تقدیر کے عقیدہ پر شبہات:

تقدیر، تخلیقِ کائنات اور وجودِ اشیاء سے قبل ان کے بارے اللہ کے علم اور اسے لکھنے کا نام ہے۔

درج ذیل آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ تقدیر مخلوقات کی تخلیق سے پہلے ہی لکھی جا چکی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ﴾ [القمر:49]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿لِتَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا﴾ [الطلاق:12]

☆......سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ، قَالَ: وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ))

صحیح مسلم:2653

امام مطرف بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((لَوْ كَانَ الْخَيْرُ فِي كَفِّ أَحَدِنَا مَا اسْتَطَاعَ أَنْ يُفْرِغَه فِي قَلْبِهٖ حَتّٰى يَكُونَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِي يُفْرِغُه فِيْ قَلْبِهٖ))

[اسناده صحیح] المصنف لابن ابی شیبة 480/13

امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ عقیدہ تقدیر کی وضاحت کرتے رقم طراز ہیں:

(أَسَاسُ كُلِّ خَيْرٍ أَنْ تَعْلَمَ أَنَّ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ)

الفوائد للامام ابن القیم:97/1

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ تقدیر کے عقیدے کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

(مَنْ كَفَرَ بِالْقَدَرِ ، فَقَدْ كَفَرَ بِالْإِسْلَامِ ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ خَلْقًا فَخَلَقَهُمْ بِقَدَرٍ ، وَقَسَمَ الْآجَالَ بِقَدَرٍ ، وَقَسَمَ أَرْزَاقَهُمْ بِقَدَرٍ ، وَالْبَلَاءُ بِقَدَرٍ ، وَالْعَافِيَةُ بِقَدَرٍ)

تقدیر کو گناہوں پر دلیل بنانا جہالت ہے

اللہ تعالیٰ نے خیر وشر کو اُسی نے پیدا کیا، زمین وآسمان کی کوئی شے بھی اُس کے حکم کے بغیر حرکت نہیں کرتی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انسان کو اختیار دیا ہے کہ وہ خیر وشر میں سے جس راستے کا چاہے انتخاب کرلے، کسی پر کوئی زبردستی نہیں۔ انسانی اعمال کا خالق اللہ تعالیٰ اور فاعل خود انسان ہے، اور ہر انسان اپنے قول وفعل کا خود ذمہ دار اور جواب دہ ہے۔

☆......کفار اپنے شرک اور کفریہ کاموں کے جواز کے لیے اللہ تعالیٰ کی مشیت کا سہارا لیتے اور کہتے کہ اگر یہ شرک اور حرام کردہ اشیاء اللہ کی رضا کے خلاف ہوتیں تو ہم نہ کرتے اور ہمیں روک دیا جاتا۔ جب اللہ نے نہیں روکا تو گویا یہ سب کچھ ہم اس کی مشیت کے تحت کررہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَیْءٍ نَّحْنُ وَ لَآ اٰبَآؤُنَا وَ لَا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَیْءٍ﴾ [النحل:35]

☆......اس کے جواب کے لیے یہی کافی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ان کے شرک اور برے اعمال پر راضی ہوتا تو ان کاموں سے روکنے کے لیے نہ پیغمبر بھیجتا اور نہ کتابیں نازل کرتا۔

......اگر تقدیر لکھ دی گئی ہے تو پھر عمل کیوں؟

شیطان بندے کے دل میں یہ وسوسہ پیدا کرتا ہے کہ جب سب کچھ طے ہو چکا ہے، اہل جنت اور اہل جہنم کا فیصلہ بھی ہو چکا ہے، تو پھر اعمال کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ تم تو اللہ کی تقدیر کے پابند اور مجبور ہو۔

حقیقت میں یہ خیال محض شیطانی وسوسہ ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو تقدیر لکھی، وہ خالق کائنات کے عظیم اور وسیع ترین علم وحکمت کی بنیاد پر ہے۔تقدیر اللہ تعالیٰ کے اسی علم کا نام ہے، باقی انسان کو عمل کرنے کے لیے زندگی میں پوری آزادی اور اختیار حاصل ہے، کسی پر کوئی زور زبردستی نہیں۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک جنازے میں تشریف فرما تھے۔ پھر آپ نے کوئی چیز لی اور اس سے زمین کریدنے لگے اور فرمایا:

((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ ، وَمَقْعَدُهُ مِنَ الجَنَّةِ))

صحابہ نے عرض کیا کہ اے اللہ رسول! تو پھر ہم اپنی تقدیر پر کیوں بھروسہ نہ کرلیں اور نیک عمل کرنا چھوڑ دیں۔

تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ ، أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ ، وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ))

پھر آپ ﷺ نے بطور تصدیق اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان تلاوت فرمایا:

﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى﴾ [الليل:6]

تاثرات اور مشورہ کے لیے	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	خطبہ رائٹر
حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)	03424449009	حافظ تنویر الاسلام
03015989211	03014843312	03424449009
	03017138746	03034125519

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com